اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / پانچواں بجٹ اجلاس (ساتویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز ہفتہ مورخہ 29/جون 2024ء بمطابق ۲۲/ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	04
4	منظور شدہ اخراجات کے سالانہ اور ضمنی مصدقہ گوشواروں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	04

جلد 05   ☆☆☆   شمارہ 07

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز ہفتہ مورخہ 29/جون 2024ء بمطابق ۲۲/ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ۔

بوقت صبح 11:35 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدۡحًا فَمُلٰقِیۡہِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ ۙ﴿۷﴾
فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ﴿۸﴾ وَّ یَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا مَنۡ
اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہۡرِہٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ یَصۡلٰی سَعِیۡرًا ؕ﴿۱۲﴾
اِنَّہٗ کَانَ فِیۡۤ اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾

﴿پارہ نمبر ۳۰ سُوۡرَۃُ الانشقاق آیات نمبر ۶ تا ۱۳﴾

ترجمہ: اے آدمی تجھ کو تکلیف اُٹھانی ہے اپنے رب تک پہنچنے میں سہ سہ کر پھر اس سے ملنا ہے۔ سو جس کو ملا اعمالنامہ اس کا داہنے ہاتھ میں۔ تو اُس سے حساب لیں گے آسان حساب۔ اور پھر کر آئے گا اپنے لوگوں کے پاس خوش ہوکر۔ اور جس کو ملا اس کا اعمالنامہ پیٹھ کے پیچھے سے۔ سو وہ پکارے گا موت موت۔ اور پڑے گا آگ میں۔ وہ رہا تھا اپنے گھر میں بےغم۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں؟

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): میر جہانزیب مینگل صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت کی درخواست منظور ہوئی۔

جناب سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2024ء) کا زیر غور / منظور کیا جانا۔

وزیر برائے محکمہ خزانہ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2024ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب شعیب احمد نوشیروانی: (وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2024ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2024ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2024ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ خزانہ، بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2024ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ، بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2024ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2024ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2024ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: **منظور شدہ اخراجات کے سالانہ اور ضمنی مصدقہ گوشواروں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔** وزیر برائے محکمہ خزانہ قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 126 کے تحت منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت مالی 25-2024ء اور ضمنی منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت مالی سال 24-2023ء ایوان کی میز پر رکھیں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ، قواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 126 کے تحت منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت مالی 25-2024ء اور ضمنی منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت مالی سال 24-2023ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر: منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت مالی 25-2024ء اور ضمنی منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت مالی سال 24-2023ء ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اب مَیں گورنر صاحب کا حکمنامہ۔۔۔

محترمہ شاہدہ رؤف: point of order جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی۔

محترمہ شاہدہ رؤف: عبدالجبار آغا، پولیس ڈیپارٹمنٹ کی کرائم برانچ میں فرانزک لیبارٹری میں ایس پی کے عہدے پر فائض تھے، چمن سے ان کا تعلق تھا۔ چار سال پہلے ان کی کرونا کی وجہ سے death ہوگئی تھی۔ اوران کی death کے بعد پولیس اور حکومت نے یہ مشترکہ فیصلہ کیا کہ کرونا کی وجہ سے جن بھی پولیس کے لوگوں کی deaths ہوئی ہیں اُن کو شہید قرار دیا گیا۔ ابھی مسئلہ یہ ہے کہ چار سال تک ان کا بیٹا سید شاہ خالد وہ دھکے کھاتا رہا بیچارہ کی جو compensation کا ڈیپارٹمنٹ نے یا حکومت نے اعلان کیا ہے، اُس میں سے کچھ اُس کو مل جائے اور کچھ نہیں تو job مل جائے۔ سی ایم صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے نوٹس میں صرف یہ لانا چاہتی ہوں کہ 27 جون کو وہ بندہ جو چار سال خوار ہوتا رہا ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اُس کی death ہوگئی ہے۔ یعنی باپ کی compensation اُس کو تو کیا ملنی تھی وہ خود بھی قبر میں جا پہنچا۔ آپ سے request ہے kindly اس چیز کو دیکھیں اگر یہ ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے ہے یا جس کی negligence کی وجہ سے ہے۔ تو kindly اُن کے دو بیٹے اور ہیں، اُن میں سے کسی ایک کو compensate کیا جائے، بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: میڈم آپ SP صاحب کی بات کررہی ہیں؟

محترمہ شاہدہ رؤف: جی جی اُس کا تعلق چمن سے ہے۔

جناب اسپیکر: کرونا کے دوران اُن کی death ہوئی تھی؟

محترمہ شاہدہ روف: exactly.

جناب اسپیکر: You are asking for compensation کے لئے؟

محترمہ شاہدہ روف: Yes sir.

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔ تشریف رکھیں پلیز زاہد علی ریکی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے، ہدایت الرحمٰن

صاحب بیٹھ جائیں ایک منٹ، جی لیاقت صاحب۔

میر لیاقت علی لہڑی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی): گزشتہ دو دن پہلے ایک واقعہ ہوا تھا ٹریفک سارجنٹ کے ساتھ، میرے خیال میں سوشل میڈیا میں ہمارے جتنے اسمبلی کے ممبران ہیں اُنہوں نے دیکھا ہوگا۔ اُس کے بعد معاملہ بگڑتا گیا، مسئلہ تھوڑا گھمبیر ہوگیا سی ایم صاحب سے بھی ہم نے بات کی۔ میں تھا، ہمارے کچھ colleague ایم پی اے صاحبان، منسٹر صاحبان، ہم گئے ڈی آئی جی صاحب سے ملے۔ وہاں اُن کے ساتھ سی سی پی او بھی تھا۔ اُنہوں نے پورے کوئٹہ کی فورس، پورے کوئٹہ کی پولیس فورس کو ہمارے گھر پر raid کرنے کے لیے بٹھایا ہوا تھا، سریاب تھانے میں۔ خیر ہم گئے وہاں تھانے پر وہاں ڈی آئی جی صاحب اور سی سی پی او صاحب بھی بیٹھے تھے۔ مسئلے مسائل سر! آپ کو بھی پتہ ہے ہمیں پتہ ہے، جو ٹریفک کے مسئلے آئے دن ہوتے ہیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ ہونا چاہیے یہ نہیں ہونا چاہیے تھا یہ غلط عمل ہے کہ بچے نے اُن کے ساتھ ایک چھوٹا پھڈا کیا۔ اُس کے بعد ہم گئے ایک قبائلی ہماری اپنی بلوچ پشتوں کی یہاں روایت ہے۔ وہاں بیٹھے، ہم ڈی آئی جی صاحب کے ساتھ بیٹھے، سی سی پی او صاحب بھی تھے۔ اُن کے ساتھ تقریباً رات دو سے تین بجے تک ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ تو بیٹھے، جس بچے کو اُنہوں نے جو پھڈا کیا تھا، اُن کو بھی ہم تھانے میں لے آئے۔ تو اُنہوں نے کہا کہ بس ہم نے اس کو معاف کر دیا۔ معافی کے بعد اُنکی ایک ویڈیو بھی جاری ہوئی۔ ہم نے جاری کروائی کہ بھائی اُنہوں نے پولیس کے ساتھ جو بدتمیزی کی ہے، یہ جو بھی ہوا ہے، معافی ہوئی، معافی کے بعد معاملہ ختم بھی ہوگیا اور اس بچے کو بھی چھوڑ دیا ہم بھی اپنے گھر آگئے۔ کل جونہی ہمیں پتہ چلا اُس بچے پر ایف آئی آر ہوئی ہے۔ ایف آئی آر ہونے کے بعد فوراً اُس پر عملدرآمد ہوا۔ یہاں آپ کے ساتھ جو بیٹھا ہوا ہے یہ ایم پی اے آپ کے ساتھ جو کھڑا ہے آپ کے سامنے۔ اُس کے گھر پر کوئٹہ کی پوری فورس لے آتے ہیں چھاپا مارتے ہیں۔ مَیں بھی گھر میں نہیں تھا ایک شادی میں تھا۔ تو وہاں سے میں نکل گیا آرہا تھا گھر کی طرف، گھر سے نکلا ہمارے چاچے کا ٹرمینل ہے، وہاں یہ ساری گاڑیاں، جتنی گاڑیاں تھیں فورس کی وہ ہمارے ٹرمینل میں پہنچ گئیں۔ اب سر! یہاں تو ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ یہ کوئٹہ شہر ایک ایسا شہر ہے یہاں ٹریفک والوں کے ساتھ میرے خیال سے آئے دن 10 سے 20 لڑائیاں ہوتی ہیں، چاہے اُس میں رکشے والا ہو، سائیکل والا ہو، موٹرسائیکل والا ہو، عام بندہ ہو، خاص بندہ ہو، تو یہ چیزیں ان کو اِتنا highlight کرنا۔ پھر اُس کے بعد، خدانخواستہ میں کوئی باہر سے آیا نہیں ہوں۔ میں دہشتگرد نہیں ہوں کہ پورے کوئٹہ شہر کی پولیس کو میرے گھر پر لے آئے۔ یہ سر! کہاں کا انصاف ہے؟ اُس کے بعد گھر کو چھوڑ کے نہ یہ چادر اور چار دیواری کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ اور ہمارے علاقے میں اس طرح جو ایس پی صاحب لائے ہیں بلوچستان سے اُنکا تعلق ہے ناں بلوچستان کا اُسکو ناں رسم کا پتہ ہے ناں رواج کا پتہ ہے۔ یہ سر! ہمارے ساتھ ظلم کیوں ہو رہا ہے؟ آج میں یہ سیشن کے دوران میں اسمبلی سے

واک آؤٹ کرتا ہوں سر!

جناب اسپیکر: جی interior minister صاحب۔

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر داخلہ جیل خانہ جات اور قبائلی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر! میں گزشتہ دن کراچی سے پہنچا ہوں، دو دن سے میں باہر کراچی میں تھا تو کل جب میں تو سوشل میڈیا میں کچھ چیزیں دیکھیں، آج صبح مجھے پتہ چلا ہے جو ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی میرے علم میں لایا ہے ابھی اُنہوں نے مجھے کہا ہے میں اس کی تحقیقات کر کے پھر میں آپ کو بتاؤں گا۔

جناب اسپیکر: .That's good مہربانی۔ جی زاہد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: thank you جناب اسپیکر صاحب! کل بات کرنے کا موقع آپ نے نہیں دیا اِن بینچوں پر چیف سیکرٹری بلوچستان، آئی جی اور اے سی ایس بیٹھے تھے۔ دراصل بات یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! کچھ دن پہلے آپ لوگوں کو پتہ تھا کہ ہمارے ماشکیل سے بندے لانگ مارچ کر کے آگئے تھے، اسی بارڈر کے حوالے سے جناب اسپیکر صاحب! تو یہاں پریس کلب کے سامنے وہ بیٹھے،اس کے بعد سی ایم صاحب نے سلیم کھوسہ اور منسٹر فنانس صاحب کو بھیجا تھا۔ سی ایم صاحب out of the country تھے تو اُن لوگوں نے بیٹھ کر ان لوگوں کے ساتھ مذاکرات کیے اسکے بعد جناب اسپیکر صاحب! اُن لوگوں کے جو جائز مطالبات تھے راہداری، zero point export import کے اور پوائنٹس بھی تھے۔ تو چلو اُن لوگوں کو یقین دہانی کروا کے جناب اسپیکر صاحب! وہ معاملات حل کیے۔ اُن لوگوں کو واپس ہم لوگوں نے بھیج دیا۔ 12 تاریخ کو اے سی ایس ہوم نے باقاعدہ لیٹر ایشو کیا کہ بھئی یہ راہداری کھول لیں۔ پھر فنانس منسٹر نہیں ملا پھر میں نے شعیب سے کہا کہ آپ آئیں اگر آپ نہیں آتے ہیں ماشکیل پھر اپنے والد صاحب میر عبدالکریم نوشروانی انکو میرے ساتھ بھجوادیں کہ یہ افتتاح کریں گے۔ جناب! پھر شعیب نے اپنے والد کریم نوشروانی کو میرے ساتھ بھیجا۔ میں اور وہ دونوں ماشکیل گئے وہاں سر! افتتاح بھی کیا۔ وہاں جناب اسپیکر صاحب! راہداری کا ہم لوگوں نے افتتاح بھی کیا۔

جناب اسپیکر: اجلاس کے بائیکاٹ کیے ہوئے حضرات کو واپس آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: تو سر! اُس کا افتتاح کرنے کے بعد اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ تو ڈپٹی کمشنر اور باقی ادارے والوں نے کہا عید کے بعد پھر ہم اس کو کھول دیں گے۔ جب عید ختم ہوتے ہی میں آگیا اے سی ایس ہوم سے ملا۔ اے سی ایس ہوم کہتا ہے کل اسی وجہ سے میں اُٹھا۔ میری بات یہی تھی کہ اے سی ایس ہوم، چیف سیکرٹری، آئی جی سارے بیٹھے تھے۔ تو ابھی یعنی اسپیکر صاحب! افتتاح ہو گیا لیکن بارڈر نہیں کھلا۔ ابھی ہم رسوائی کی طرف جا رہے ہیں کہ بھئی ایم پی اے

اور سابقہ منسٹر کریم نوشروانی صاحب بھی تھے۔اور zero point راہداری اسی طرح بند ہے قائد ایوان صاحب یقین کریں اُس سے تو بہتر تھا ہم جاتے ہی نہیں۔بند تھا ٹھیک تھا اگر پریس کلب کے سامنے یہ بیٹھے تھے،احتجاج تھے،مسئلہ نہیں تھا مگر یہ بے عزتی ہونا،ہم جا کے وہاں با قاعدہ عوام کو دو تین ہزار عوام کو اکھٹے کر کے zero point میں اُس کا افتتاح کیا۔ابھی اُس کے خالی فوٹو سیشن کے لیے ہم لوگ گئے ہیں۔قائد ایوان بلوچستان مہربانی کریں اس پر ایکشن لے لیں۔ جوزبان عوام کے ساتھ آپ لوگوں نے کی ہے خدانخواستہ اور چیزیں نہیں۔میں نے کہا سر! راہداری کا ہمارے جوتفتان، ماشکیل،پنجگور اور تربت ہے جناب اسپیکر صاحب! راہداری ایسی چیز ہے سر! 15 دن کے لیے اپنے رشتہ داروں کے پاس سراوان جا کے واپس آجاتے ہیں۔پہلے تقریباً بیس تیس سالوں سے ماشکیل کی راہداری کھلی تھی۔ابھی وہی راہداری دو تین سالوں سے بند ہے۔باقی بارڈز پر کھلے ہوئے ہیں مجھے اعتراض نہیں ہے اور بھی ہو جائیں۔چمن بھی ہو جائے نوشکی بھی ہو جائے،ہرکسی کے رشتہ دار ہیں آپ کو پتہ ہے جناب اسپیکر صاحب! افغانستان ہو چاہے ایران ہو،ہر کسی کے رشتہ دار اِدھر اُدھر ہیں ایک بھائی وہاں ہے ایک بھائی یہاں ہے۔تو اسی حوالے سے قائد ایوان صاحب! میں آپ سے یہی request کرنا چاہتا ہوں۔اب ہم نے افتتاح کیا خدارا ابھی ہم بے عزت ہو رہے ہیں۔اس کو kindly اسے ہم جلد سے جلد جتنا بھی ہوسکتا ہے اس کو کھول دیا جائے۔فنانس منسٹر شعیب صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں ان کے والد صاحب بھی میرے ساتھ تھے ابھی کل سے مجھے فون آرہے ہیں کہ بھائی آپ لوگ کیوں اس طرح کر رہے ہیں؟

جناب اسپیکر: سی ایم صاحب اِس سارے معاملے سے بخوبی واقف ہیں۔اگر کچھ وہ کہنا چاہیں گے تو ٹھیک ہے نہیں تو منسٹر انٹیریئر اُن کے behalf پر بولیں گے۔

وزیر داخلہ جیل خانہ جات اور قبائلی امور: دیکھیں اسپیکر صاحب! افتتاح سی ایم صاحب نے کیا ہے،اس لیے کیا ہے کہ اُدھر سے عوام کو ضروری سہولیات ہوں،فائدے ہوں۔اگر کوئی اس طرح کی سیکیورٹی کوئی اس طرح کا مسئلہ نہیں ہے تو سی ایم صاحب کے افتتاح کے بعد تو اس کو بند نہیں ہونا چاہیے۔تو اس کو انشاءاللہ ہم دیکھیں گے کھول دیں گے انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے good ہو گیا۔thank you۔جی ہدایت الرحمٰن صاحب جی کس موضوع پر مختصر بولنا ہے آپ نے؟

جناب مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں نہیں تقریر نہیں ہے مختصر ہی ہوگا آج تو آخری اجلاس ہے۔

جناب اسپیکر: آپ سے ہمیں ڈر ہی لگا رہتا ہے کہیں آپ تقریر شروع کر دیں پھر ختم ہی نہ ہو۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ایک تو یہ ہے کہ وقت کی پابندی پر ایک کتاب میں تمام ممبران کو تحفہ دے رہا ہوں،ابھی سیکرٹری صاحب آرہے ہیں سب میں تقسیم بھی کرنی ہے بشیر جمعہ صاحب پاکستان کے بہت بڑے رائٹر ہیں۔وہ ایک منظّم

انسان ہیں۔ کہ ادارہ کیسے منظّم ہوتا ہے۔ اس پر ایک کتاب میں تمام کو گفٹ دے رہا ہوں اسپیکر صاحب۔ اچھا دوسری بات یہ ہے کہ مختصر ہے دو منٹ اسپیکر صاحب! تو دو سال پہلے مجھ پر 302 کا مقدمہ قائم کیا گیا تھا پچھلی حکومت نے، اُس وقت کی BAP پارٹی اور اس وقت کی بی این پی (مینگل) کی سرکار نے مجھ پر 302 سمیت 16 مقدمے لگائے تھے۔ الحمدللہ دو دن پہلے سیشن عدالت نے مجھے مقدمات سے بری کر دیا۔ الحمدللہ وہاں قانونی انداز میں بھی ہم سرخرو ہو گئے۔ اُس وقت کی BAP، اُس وقت کی بی این پی (مینگل) کی اتحادی حکومت نے جو آپریشن کیا قانونی انداز میں ہم نے اُنہیں شکست دی۔ نمبر تین، اچھا! پچھلے دنوں یہ ہوا highlight ہوا کہ ریکوڈک کے جو پروجیکٹ کے انٹرویوز لاہور میں ہو رہے ہیں۔ میڈیا میں بھی چل رہا ہے۔ قائد ایوان صاحب سے بھی گزارش ہے کہ ریکوڈک کے حوالے سے جو انٹرویوز ہیں، اگر یہ صحیح ہیں تو قائد ایوان کو اس پر سخت ایکشن لینا چاہیے کہ ریکوڈک پروجیکٹ بلوچستان میں اُسکے انٹرویوز لاہور میں کیوں ہو رہے ہیں؟ کیا ہم سب لوگ اتنے نااہل ہیں کہ ہمارے انٹرویوز لاہور میں ہوں؟ تو قائد ایوان کو اگر یہ سچ ہے تو سخت ایکشن لینا چاہیے پورے بلوچستان کے عوام اور نوجوانوں کے لیے مقدمہ لڑنا چاہیے۔ کہ ریکوڈک پروجیکٹ کے انٹرویوز لاہور میں نہیں کوئٹہ میں ہوں گے۔ تو قائد ایوان صاحب اس پر ایکشن لیں۔ اسی طرح جو ٹالرز مافیا ہیں۔ مَیں 15 جولائی سے، 15 جولائی سے ٹرالر مافیا دوبارہ ہمارے ساحل بلوچستان پر حملہ آور ہوئے، کیونکہ جیسے ہماری مچھلی کا سیزن شروع ہوگا تو 15 جولائی سے وہ دوبارہ حملہ آور ہونے جا رہے ہیں۔ مَیں قائد ایوان سے بھی آپ سے بھی سب سے گزارش کرتا ہوں منسٹر فشریز سے بھی، 15 جولائی کے بعد جو نیوی اور پی ایم ایس اے والے، اُس کو اجازت دیتے ہیں، 15 جولائی سے سخت اقدامات کیے جائیں تاکہ ہماری مچھلی کو یہ تباہ نہ کریں۔ ابھی کیونکہ بریڈ سیزن ہے، جون اور جولائی۔

جناب اسپیکر: سَر! ایک منٹ آپ ہولڈ کریں برکت علی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں بات تو مکمل کر لوناں۔ بات تو مکمل کروں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں۔ وہ بات مکمل کر لیں۔ جی بتائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ جو پندرہ جولائی، جون اور جولائی ہمارے سمندر میں بیڈ سیزن ہے۔ یہ ٹرالر والے دوبارہ بڑی تعداد میں چلے گئے ہیں پندرہ جولائی کے بعد یہ واپس آئیں گے۔ تو اگر یہ اگست میں دوبارہ آ گئے، یکم اگست کے بعد میں بطورِ وہاں کا ماہی گیر نمائندہ سخت رَدِعمل دیں گے۔ کیونکہ ہماری مچھلی وہاں یکم اگست سے، اگر دوبارہ آ گئے۔ پچھلی حکومت کا میں نے تو تابوت کوسٹل ہائی وے پر رکھا تھا۔ اگر اس دفعہ یکم اگست کے بعد یہ ٹرالرز دوبارہ آ گئے تو میں انشاء اللہ تابوت کے اندر بھی بہت کچھ رکھوں گا۔ اگر یہ یکم اگست سے وہ آ گئے۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ ضروری مسئلہ نہیں ہے؟ اپوزیشن والے ہماری مخالفت کررہے ہیں۔ آپ ٹرالرز کی حمایت کردیں۔ آپ ٹرالرز کی حمایت کریں۔ آپ ٹرالرز کی حمایت۔۔۔(مداخلت۔شور) مَیں اپوزیشن، مَیں کابینہ میں نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: زاہد علی ریکی صاحب! Please order in the House.، please ادھر آپ مجھے مخاطب ہوں۔۔۔(مداخلت۔شور) آپ تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں، پلیز تشریف رکھیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں اپوزیشن، کابینہ میں نہیں ہوں، میں کابینہ کا حصہ نہیں ایوان کا حصہ ہوں۔

جناب اسپیکر آپ بیٹھیں مَیں پلیز ہدایت الرحمٰن صاحب!۔۔۔(مداخلت۔شور) مَیں بتا تا ہوں۔ آپ بیٹھیں پلیز۔ order in the House. پلیز۔ مولوی صاحب! مولوی صاحب! مولوی صاحب چیئر کو ایڈریس کریں ۔۔۔(مداخلت۔شور)

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں ایوان کا حصہ ہوں کابینہ کا حصہ نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے آپ بیٹھیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں ایوان کا حصہ ہوں کابینہ کا حصہ نہیں ہوں، آپ بتادیں پوچھیں ناں وہاں سے میں کابینہ کا حصہ ہوں؟

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، بیٹھیں زاہد علی، مُجھے کہنے دیں، مُجھے کہنے دیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں ایوان کا حصہ ہوں کابینہ کا حصہ نہیں ہوں۔ آپ کو پتہ نہیں ہے؟ میں اس ایوان کا حصہ ہوں، کابینہ کا حصہ نہیں ہوں۔ مَیں ایوان میں بات کروں گا۔۔۔(مداخلت۔شور) آپ ٹرالر مالر مافیاں کے نمائندے ہیں، آپ کو مافیا سے تکلیف ہورہی ہے۔ اگر مافیا کے خلاف بات کرنے سے تکلیف، آپ تو رات کو حکومت میں ہوتے ہیں دِن کو اپوزیشن میں۔ تو ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! آپ تشریف رکھیں، ایک منٹ کے لئے آپ مُجھے بولنے دیں۔ آپ بیٹھیں مُجھے بولنے دیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ٹرالر مافیا کے خلاف ہم نے بات کی۔ کتنی تکلیف ہورہی ہے اپوزیشن کو۔ مَیں حکومت سے کہہ رہا ہوں اُن کو تکلیف نہیں ہورہی ہے۔ مَیں حکومت کو کہہ رہا ہوں حکومت کو تکلیف نہیں ہورہی ہے اپوزیشن کو تکلیف ہورہی ہے۔۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب اسپیکر: زاہد علی ریکی صاحب! آپ بیٹھیں، آپ بیٹھیں پلیز مولوی صاحب! آپ بیٹھیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: حکومت کو تکلیف نہیں اپوزیشن کو تکلیف ہورہی ہے۔عجیب اپوزیشن ہے۔ماشاءاللہ ۔۔۔(مداخلت۔شور)۔

جناب اسپیکر: زاہدعلی ریکی صاحب! آپ بیٹھ نہیں رہے ہیں۔آپ بیٹھیں تو سہی یار۔آپ بیٹھیں پلیز یار۔مولوی صاحب! مولوی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔منسٹر فار فیشریز۔

میر یونس عزیز زہری(قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! تھوڑا مُجھے ٹائم دے یں۔مولانا صاحب قابل احترام ہیں ہمارے لئے،ہم اُس کا احترام کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر : Order in the House please. اپنا برکت! ایک منٹ۔جی۔

قائدحزب اختلاف: مولانا صاحب قابل احترام ہیں ہمارے لئے ہم اُن کا احترام کرتے ہیں اور وہ گورنمنٹ کا حصہ بھی ہیں۔اور ہمارا بھی حصہ ہیں۔کبھی ہم نے وہ جوالزام لگا رہے ہیں کہ جی اپوزیشن نے ٹرالرز کی حمایت کی ہے۔کبھی ہم نے حمایت نہیں کی ہے اور نہ اس،آپ میری بات سُن لیں۔نہ ہم نے حمایت کی ہیں اور نہ ہم حمایت کریں گے ایسی چیزوں کی۔اگر گورنمنٹ خود کوئی غلط کام کر لیتا ہے ہم اُس چیز کی مذمت کریں گے اور اُس پر ہم ایکشن لینگے۔یہ ٹرالرنگ تو پورا بلوچستان کا مسئلہ ہے۔اگر کہیں ٹرالرنگ ہورہی ہے ہم اُس کی مذمت کرتے ہیں۔اور ہم اسمیں مولانا صاحب کے ساتھ ہیں۔اور مولانا صاحب کو بھی اپنے دائرے میں رہ کر بات کرنا چاہیے۔اگر کسی کو بےعزت کرنے کا یا ہم ایک دوسرے کو بےعزت کرنے نہیں آئے ہیں۔میں اُس کا قدر کرتا ہوں ہمارے لئے قابل احترم ہیں۔ہم اُس کی ہر بات کو تسلیم کرتے ہیں۔لیکن یہ ہے کہ اخلاق کے دائرے میں اگر ہم بات کرلیں تو اس اسمبلی کا وقار ہوگا۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! تشریف رکھیں۔بات کررہے ہیں۔جب آپ کررہے تھے آپ بیٹھیں پلیز تشریف رکھیں پلیز۔

قائدحزب اختلاف: کیونکہ یہ چیزیں جس طرح آپ وہ زبان استعمال،مَیں بات کر رہا ہوں تو ٹھیک ہے ناں۔تو تمام اپوزیشن کو آپ کہو گے کہ جی اپوزیشن بِکا ہوا ہے۔اپوزیشن یہ ہے اپوزیشن وہ ہے۔ہم نے آج تک اپنے ضمیر کو نہیں بیچا ہے اور نہ اپنے ضمیر کو بیچیں گے۔یہ بات اگر،قائد ایوان بیٹھا ہوا ہے پوچھ لیں اُن سے کہ کبھی ہم نے اُس سے کوئی سوداگری کی ہے؟ یا کبھی ہم نے بلیک میلنگ کی سیاست کی ہے؟ یا کبھی اپوزیشن نے ایسی بات پر وہ کیا ہے کہ جس پر اُس کا حق نہیں ہوا ہے۔باقی ظاہر ہے ہم بلوچستانی ہیں ہم اس قوم سے آئے ہیں ہمیں ووٹ ملا ہے اور ہم اپنے حق کی بات کریں گے۔چاہے اُس میں کوئی ناراض ہو چاہے کوئی خوش ہو۔تو باقی یہ ہم اگر اِس ایوان کا ماحول ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو اس طریقے سے زبان ہمیں استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔مولانا صاحب کی ہم قدر کرتے ہیں میرا بھائی ہے،میں اُس کو اچھے

اُس پر دیکھتا ہوں۔لیکن یہ ہے کہ اپنی زبان تھوڑی ٹھیک کرلیں تا کہ اُس سے ایوان کے کسی کا استحقاق مجروح نہ ہو۔تو یہ میں اُن سے بھی request کرتا ہوں۔زاہد جان سے بھی request کرتا ہوں۔زاہد نے یہ نہیں کہا۔یہ کونسی بات ہے کہ ہم ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھال دیں۔باقی ٹرالنگ کا، میرے خیال میں یہاں جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔سب ٹرالرنگ کے خلاف ہیں۔کوئی ایسا بندہ نہیں ہوگا کہ وہ کہتا ہو کہ جی یہاں ٹرالنگ ہورہی ہے اور اُس کی کوئی حمایت کررہا ہے۔آپ اپوزیشن پر کیوں الزام لگارہے ہیں؟ ہم نے کب ٹرالنگ کی حمایت کی ہے یا کوئی ٹرالرنگ کے لئے منسٹر اور پارلیمانی سیکر ٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو اِس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کسی پر الزام لگائیں ۔ورنہ الزم ثابت کرلیں کہ کسی نے ٹرا لرنگ کی حمایت کی ہے۔یہ نہیں کہ ہم اُٹھ کے ایک دوسرے پر الزامات لگالیں۔مولانا صاحب ہم آپ کی عزت کرتے ہیں۔آپ بھی مہربانی کرکے آئندہ اپنی زبان کو تھوڑی سی ٹھیک کرلیں۔ٹھیک ہے ناں ۔۔۔(مداخلت) آپ اُدھر بات کرلیں۔

جناب اسپیکر: لیڈر آف دی اپوزیشن مَیں، kindly ایک منٹ۔یہ ہاؤس سن لیں مَیں مولانا صاحب کی اطلاع کیلئے عرض کردوں کہ گورنمنٹ کا مطلب صرف کابینہ نہیں ہوتا۔جو جو حضرات گورنمنٹ کو support کرتے ہیں وہ سب کابینہ کا حصہ ہوتے ہیں۔اور آپ اُسمیں شامل ہیں۔مہربانی کرکے آپ کی۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہم اسمبلی میں نہ آئیں؟

جناب اسپیکر: نہیں آپ آئیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: حکومت میں ہم بات نہ کریں؟

جناب اسپیکر: بالکل کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اجازت نہیں ہے؟

جناب اسپیکر: نہیں نہیں آپ بولیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: رولنگ دے دیں۔رولنگ دے دیں کہ حکومتی ممبر کو اجازت نہیں ہے؟

جناب اسپیکر: میرا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ گورنمنٹ سے۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: رولنگ دے دیں آئین کی بات کریں ناں۔حکومتی ممبر ایوان میں بات نہیں کرسکتا ہے؟

جناب اسپیکر : آئین کہتا ہے کہ جب آپ گورنمنٹ کو سپورٹ کرتے ہیں پھر یہ نہ کہیں کہ مَیں گورنمنٹ کا حصہ نہیں ہوں۔جی پلیز۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): زیادہ rebutton نہ کریں ایک دوسرے کے ساتھ۔ہماری اپنی روایات

ہیں۔ ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ ایک احترام کا رشتہ ہے۔ مولانا صاحب کو ٹرالنگ کیلئے ایشو ہے۔ مولانا صاحب ہمارے حکومتی بینچز کا حصہ ہیں۔ اور مولانا صاحب کو مَیں یقین دلاتا ہوں کہ جب وہ آئیں گے ہماری جو capacity ہوگی صوبائی حکومت کی اور مولانا صاحب کو اچھے طریقے سے پتہ ہے کہ ہم اپنی capacity building کیلئے بھی ہم نے اس بجٹ میں اینٹی ٹرالنگ اسکیمیں رکھی ہیں۔ تاکہ ہم اُس ٹرالنگ کو روک سکیں۔ اور پھر ساتھ ساتھ ہماری جو فیڈرل گورنمنٹ کی فورسز ہیں even صدر صاحب آئے تھے تو تشریف رکھتے تھے۔ مولانا صاحب تھے، وہاں بھی ہم نے ٹرالنگ کا ایشو اٹھایا ہے۔ ہم requisite بھی کرنے جارہے ہیں فیڈرل فورسز کو کہ جو ہماری مدد کریں گے۔ ٹرالنگ ایک سیریس مسئلہ ہے۔ ٹرالنگ سے نہ صرف ہمارے fishermen affect ہورہے ہیں بلکہ ہماری جو بلیوا کانومی ہے وہ بری طریقے سے illegal tralling کی وجہ سے affect ہورہی ہے۔ تو یہ ایشو پورے ہال تمام ممبرز کا ہے۔ I request once again کہ ایک دوسرے کے ساتھ rebutton نہ کریں اس ماحول کو ٹھیک سے چلنے دیں۔ اور کسی کا ایشو ہے، تو میں حاضر ہوں، خاص طور پر یہ جو کہتے ہیں ناں کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ، یہ جو فورم ہے اِس پر اپوزیشن کو زیادہ ٹائم اسلئے دیا جاتا ہے کہ اِن کے پاس کوئی اور فورم نہیں ہے بات کرنے کے لئے۔ حکومتی بینچز کے پاس سی ایم سیکرٹریٹ ہے، کابینہ کے colleagues ہیں کیبنٹ ہے، وہاں کسی صورت میں بات کی جاسکتی ہے تو اِس لئے اپوزیشن کو ہمیشہ سے فلور آف دی ہاؤس زیادہ ٹائم دیا جاتا ہے۔ زیادہ respect دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ حکومت کی رہنمائی کرسکیں۔ ٹرالنگ کا ایشو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے 65 کے 65 کا ایوان اِس ایشو کو اُتنا ہی سریس سمجھتا ہے جتنا مولانا صاحب سمجھتے ہیں۔ مولانا صاحب! constituency کے لوگ effect ہوتے ہیں۔ .This is the only difference کہ ہماری constituency کے لوگ اُس سے effect نہیں ہوتے۔ لیکن As a Balochistani ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم اِس گھناؤنی اینٹی ٹرالنگ کو روکیں، بزورِ طاقت روکیں اور بزورِ قانون سازی روکیں لیکن اِس ٹرالنگ کو روکنا پڑے گا، عام فشرمین کو فائدہ دینے کیلئے اور بلوچستان کی true economy کو بچانے کیلئے اِس anti-tralling movement جو ہماری ہے ہم انشاء اللہ اُس کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے legislation بھی کریں گے ساتھ ساتھ ہم وہ equipments لے کر آرہے ہیں۔ latest equipments جو tracker لگائیں گے اُس سے کم از کم vessel system کا improve ہوگا۔ اور ہمیں پتہ چلے گا کہ کون کون اینٹی ٹرالنگ جو ہورہی ہے۔ اور دوسرا اِس کی enforcement ہے۔ کہ ٹرالنگ کی anti-tralling enforcement کیسے ہوگی۔ اُس کیلئے .You need a force اب ظاہر ہے کہ ہمارا فشریز ڈیپارٹمنٹ ہے۔ They do not have any force. اُنکے پاس کوئی فورس نہیں ہے۔ تو اُس کیلئے مولانا صاحب کو پتہ ہے کہ ہم نے لیٹر لکھا ہوا ہے۔ ہم request

کررہے ہیں میری ٹیم سیکورٹی فورس کو کہ وہ اِس اینٹی ٹرالنگ کو روکے۔ end میں صرف اتنی سی request ہے تمام ممبران سے کہ ایک دوسرے کی بات تحمل سے سُنیں۔ایک دوسرے کی بات کو وزن دیں۔اورآپ سے یہ request ہے کہ یہ point of public importance ہے یا point of order ہے۔ یہ مختصر ہوتا ہے مختصرسی بات ہوتی ہے۔وہ ایوان کی طرف ہوجائے۔otherwise ہمارے ہاں یہاں رولز کی بک میں بہت ساری چیزیں ہیں جس سے discussion بڑھائی جاسکتی ہے۔ یہ آپ کی بڑی مہربانی ہے،کمال مہربانی ہے کہ آپ اِس ایوان کو روایات کے مطابق چلارہے ہیں۔ رولز آف بزنس میں تو آپ کو توجہ دلاؤ نوٹس دلانا پڑتا ہے۔ اِس طرح کی چیزیں کرنا پڑتی ہیں۔تو وہ چیز discussion میں آتی ہیں۔ otherwise یہ چیزیں تو discuss نہیں ہوتی ہیں۔اگر رولز آف بزنس کی کتاب ہم پڑھیں تو وہ بہت different ہے۔ اور ہم یہاں different طریقے سے بات کرتے ہیں۔ so the request is کہ بات ذرا short رہیں تو بڑی مہربانی ہوگی اور آج ویسے بھی چونکہ بجٹ کا سیشن تھا اِس پر تو point of public importance اور point of orders پر بات ہی نہیں ہوسکتی ہے۔تو میرا خیال ہے سر! اِسکو windup کردیں۔thank you

جناب اسپیکر: thank you جناب۔last speaker برکت علی رند پارلیمانی سیکرٹری۔ok ok

جناب برکت علی رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ): مولانا صاحب نے خود کہا ہے اِسی ایوان کے اندر، مجھے کہہ رہا تھا کہ بھئی! آپ نے سمندر کو کنٹرول کیا ہے۔آپ کے سامنے مولانا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ سامنے میرے خود آپ نے کہا تھا میں بھی تھا۔ بالکل آپ کے پاس آئے تھے۔اورآپ نے بولا۔اوردوسرا مولانا صاحب ہم تیار ہیں آپ کے ساتھ بیٹھنے کیلئے آپ تیار ہوجائیں۔آپ اپنے بندے دے دیں ہم بھی اپنے بندے دے دیں گے۔ جہاں آپ بولیں گے وہاں کارروائی کریں گے ایسا مسئلہ نہیں ہے۔اوردو دن پہلے، کل نہیں پرسوں آپ نے مجھے دو نام دیئے تھے کہ بھائی اِنکو ٹرانسفر کرنے ہیں۔میں نے بولا .welcome بالکل کروں گا آپ کا ضرور کروں گا۔ بات مان لی میں نے۔اور دوسرا آپ نے بولا کہ تابوت، تابوت دیکھو مولانا صاحب! آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔میں آپکی عزت کرتا ہوں تہہ دل سے۔آپ نے کہا کہ تابوت لینا۔تابوت میرا نکالوگے میں آپکا تابوت نکالوں گا۔ اِس میں کیا مسئلہ ہے۔تابوت نکالنے کا مسئلہ نہیں ہے ہاں۔ یہ آپ میرا نکالوگے میں آپ سے کم نہیں ہوں۔آپ اِس بات پر مجھے دھمکی نہیں دیں۔ میں آپ کی عزت کرتا ہوں آپ میرے بھائی ہیں۔دھمکی میں نہیں آجائیں تابوت میں نہیں آجائیں۔ دیکھیں! ہر آدمی ایک دوسرے سے کم نہیں ہے۔ میں آپ کا احترام کرتا ہوں اور عزت کرتا ہوں، ٹھیک ہے، آپ ہمارا ساتھ دیں۔ ہمارے 12 ناٹیکل کے بعد پھر وہ سمندر میرا نہیں ہے وہ وفاق کا ہے۔ جو باقی وفاق۔۔۔

جناب اسپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے فشریز! kindly کنٹرول کریں۔بس۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ: نہیں نہیں سر! میں کنٹرول کررہا ہوں۔ہم اِن کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں،مولانا صاحب کے ساتھ۔مولانا کا اپنا بھائی ہمارے ٹرالر کا ڈرائیور ہے۔

جناب اسپیکر: آپ بیٹھیں پلیز۔برکت صاحب! بیٹھیں۔تشریف رکھیں مہربانی۔اب میں گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سُناتا ہوں۔

ORDER

In excersie of the powers conferred on me by Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Sheikh Jaffar Khan Mandokhel, Governor Balochistan, hereby order that on conclusion of business, the Session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Saturday, the 29th June, 2024.

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔شکریہ۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 12بجکر 10 منٹ پراختتام پذیر ہوا)

☆☆☆